السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمبر ۱ : بعد نماز فجر جب علمائے کرام درس قرآن مجید ارشاد فرماتے ہیں تو اس وقت اگر کوئی شخص تفہیم و تعلیم کی غرض سے قرآن مجید کھو کر بیٹھ جائے تو اس کا یہ فعل بدعت کے زمرے میں تو نہیں آتا؟

نمبر ۲ : جمعہ کے دن خطیب جب منبر پر کھڑا ہوتا ہے تو بعض مساجد میں لکڑی کا ایک اسٹینڈ رکھ دیا جاتا ہے تاکہ خطیب صاحب اس پر قرآن مجید یا کوئی کتاب رکھ لیں اور بسا اوقات اس کا سہارا بھی لے لیتا ہے، کیا یہ اسٹینڈ رکھنا جائز ہے؟ (سائل : قاری محمد ایوب فیروز پوریؒ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

از مولانا عطاء اللہ حنیف

: انتظامی قسم کی بات ہے، بدعت کے ذیل میں نہیں آتی۔ (۲) اس کی ممانعت کی بھی کوئی وجہ معقول معلوم نہیں ہوتی، نہ اس پر کوئی دلیل ہے۔ لہذا جائز ہے

لقولہ علیہ السلام وما سکت عنہ فھو عفو (مشکوٰۃ) ھذا ما عندی واللہ اعلم۔

:۔ مولانا ابو البرکات احمد صاحب گوجرانوالہ ۲

(۱) قرآن مجید سامنے رکھ کر درس سننے میں کوئی حرج نہیں ہے : کیونکہ اس طرح کرنے سے سامعین کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے، یوں بھی قرآن کو دیکھنا اور اس پر غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا بھی عبادت ہے : جیسا کہ اس کی تفصیل، امام سیوطیؒ وغیرہم علماء نے کی ہے، تفصیل کے لیے ''الاتقان' اور 'آداب الشرعیة'' (لابن مفلح) وغیرہ کا مطالعہ کیجیے۔

(۲) کوئی اسٹینڈ رکھنے والا اس لیے نہیں رکھتا کہ اس سے ثواب حاصل ہوتا ہے یا کوئی دینی کام ہے بلکہ یہ اس لیے رکھتے ہیں کہ قرآن مجید دیکھنے میں سہولت ہو، جیسا کہ اسپیکر ہے، لوگ اسے اس لئے نہیں استعمال کرتے کہ یہ کوئی شرعی امر ہے بلکہ آواز دور تک پہنچانے کے لیے یہ ایک ذریعہ ہے جس سے بولنے والے کو سہولت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اسٹینڈ سے اس کے رکھنے سے مصحف شریف پکڑنے کی تکلیف نہیں کرنی پڑتی، اس سہولت کے لیے اسے استعمال کرتے ہیں۔ لہذا اس کو بدعت کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ ہاں اسٹینڈ کا سہارا لینے کے بجائے عصا کا سہارا لینا خطبہ میں سنت ہے۔ لہذا خطیبوں کو چاہیے کہ خطبہ کے وقت عصا استعمال کریں۔ لیکن آج کل ہو بھی فیشن ایبل مولویوں کی نذر ہو گیا ہے۔ کئی مولویوں کو دیکھتے ہیں کہ جمعہ کے وقت خطبہ میں عصا استعمال نہیں کرتے حالانکہ نبی ﷺ عصا استعمال فرماتے تھے اور خلفائے راشدین ان کے بعد دیگر علماء و خطباء بھی استعمال کرتے آئے ہیں مگر آج کل بعض خطیب حضرات سستی کی بنا پر یا کسی اور وجہ سے استعمال نہیں کرتے، اسٹینڈ کو عصا نہیں کہہ سکتے۔ لہذا اس کا سہارا لینا عصا کے قائم مقام نہیں ہے۔

:۔ مولانا پیر محمد یعقوب صاحب قریشی ماموں کانجن ۳

(۱) قرآن مجید کا استماع ضروری ہے۔ مذکورہ صورت میں فہم و تعلم کی غرض سے قرآن کو کھول کر بیٹھنے میں کون سا حرج ہے؟ نیز استماع میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لہذا بدعت کیسے؟

(۲) قرآن مجید لیٹ، بیٹھ اور کھڑے ہو کر پڑھا جا سکتا ہے، اگر بیٹھا ہوا انسان سامنے تختی پر قرآن مجید رکھ کر پڑھ سکتا ہے تو کھڑا انسان اسٹینڈ پر رکھ کر کیوں نہیں پڑھ سکتا؟ نیز عصا (لاٹھی) کا سہارا لیا جا سکتا ہے تو پھر اسٹینڈ کا کیوں نہیں لیا جا سکتا؟ کوئی حرج نہیں۔

:۔ راقم الحروف ۴

(۱) تعلیم و تعلم میں ہر اس طریقہ اور سہولت سے استفادہ جائز ہے جو طریقہ اور سہولت شرعی حکم کے خلاف نہ ہو اور یہ استفادہ بدعت نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس سے غرض احداث فی الدین نہیں، بلکہ حصول دین اور اس کی تفہیم واخذ مراد ہے۔ لہذا بلاشبہ مدرس کے سامنے مصاحف کھول کر بیٹھنا جائز ہے۔ قرآن مجید میں لفظ لیتفقھوا کے عموم سے بھی اس کا جواز جھلک رہا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے غلام ذکوان کی اقتدا میں نماز پڑھ لیا کرتی تھیں اور حضرت ذکوان مصحف شریف سے دیکھ کر قرأت کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری :

(وَکَانت عائشہ یوٴمھا عَبْدُھا ذکرانُ مِن المُصْحَفِ۔ (ص ۹۶ ج ۱ باب امامة العبد والمولی۔

(حضرت ابن ابی داوَداس اثر کواپنی کتاب ''المصاحف''میں موصولا لائے ہیں۔ (فتح الباری: ج ۲، ص ۱۸۴، نیل الاوطار، ج ۳ ص ۱۸۴

اس اثر کے علاوہ امام محمد نصر مروزی نے اور بھی آثار نقل کیے ہیں چند ایک یہ ہیں:

(سئل ابن شهاب عن الرجل يوم الناس في مصحف قال ما زالوا يفعلون ذلك منذ كان الاسلام كان خيارنا يقرون في المصاحف (قيام الليل مروزى

امام ابن شہاب زہری تابعی سے سوال ہوا کہ قرآن مجید دیکھ کر امامت کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا: جب سے اسلام شروع ہوا ہمیشہ علماء کا قرآن مجید دیکھ کر امامت پر عمل رہا ہے۔ ہمارے بہتر لوگ امامت میں قرآن مجید دیکھ کر ''پڑھتے تھے۔

(ابراهيم بن سعيد عن ابيه انه كان يامره ان يقوم باهله في رمضان ويامره ان يقرء لهم في المصحف ويقول اسمعني صوتك۔ (قيام الليل مروزى

''ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس کو حکم دیتے کہ اپنے اہل کو لے کر ماہ رمضان میں قیام کرے اور حکم دیتے کہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھے اور فرماتے کہ اتنا بلند آواز سے پڑھ کہ مجھے تیری آواز سنائی دے۔''

ان آثار سے معلوم ہوا کہ نماز ایسی مہتم بالشان عبادت میں امام ن بھی مصحف سے دیکھ کر، یعنی قرآن مجید سامنے رکھ کر قراءت کر سکتا ہے تو پھر خارج از نماز درس قرآن مجید میں مدرس کے سامنے قرآن کھول کر بیٹھنا کیوں جائز نہیں؟ اگرچہ ان آثار کو زیر نظر مسئلہ سے براہ راست تعلق نہ ہو، تاہم ادنیٰ مناسبت ضرور ہے۔ بہر حال میرے ناقص علم میں ایسی کوئی نقل موجود نہیں ہے کہ جس سے مدرس کے سامنے قرآن کھول کر بیٹھنا بدعت کے زمرے میں آتا ہو اور پھر علمائے سلف اور خلف کا اس پر تعامل مزید کر آں ہے۔

خطبہ جمعہ کا ہو یا عید کا، خطیب کے لیے اپنی جسمانی راحت کے لئے کسی چیز کا سہارا لینا جائز بلکہ سنت ہے۔ اور مندرجہ ذیل احادیث میں اس کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں (۲):

(عَنِ البَراءِ اَن النبی ﷺ نُوول یَوم العید قوسا فخطب علیه۔ (سنن ابی داوَد بحواله مشکوٰة، باب صلوة العیدین، ص ۱۲۶

''حضرت براء سے مروی ہے کہ عید کے دن رسول اللہ ﷺ کو کمان پکڑائی گئی اور آپ نے اس کے سہارے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔''

(۔ عَن جابر قال شهدت الصلوة مع النبی ﷺ فی یَوم عِیدٍ فَبَدَاَ بالصلوة قام متکئا علی بلال فحمد الله واثنی علیه الخ۔ (رواه النسائی، مشکوٰة: ص ۱۲۶ ۲

''جناب رسول اللہ ﷺ نے بغیر اذان اور اقامت کے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی اور پھر بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر خطبہ عید ارشاد فرمایا۔''

(۔ عَن عطاء مرسلا ان النبی ﷺ کان اِذَا خطب یَعتَمِدُ علیٰ عنزته اعتمادا۔ (رواه الشافعی، مشکوٰة ص ۱۲۶ ۳

''جناب عطاء بن تابعی سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے وقت اپنے برچھے پر اعتماد، ٹیک لگایا کرتے تھے۔''

ان تینوں روایات سے معلوم ہوا کہ خطیب خطبہ پڑھتے وقت کسی چیز کا سہارا لے سکتا ہے اور اصل علت سہارا لینا ہے، کمان برچھی وغیرہ کی حیثیت ثانوی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ خطبہ دیتے وقت اسٹینڈ پر ٹیک لگانا اور اس پر کتابیں رکھنا جائز ہے۔ بدعت ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ اسٹینڈ پر تکلف، فریب نظر اور دلآویز نہ ہو کہ بجائے خطیب کی طرف توجہ دینے کے لوگوں کی نگاہیں اس اسٹینڈ پر لگی رہیں۔ تاہم کمان اور چھڑی پر ٹیک لگانا سنت اور افضل ہے، اسٹینڈ پر محض جواز ہے۔ واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص291

محدث فتویٰ